عرب میں تبلیغِ مسیحیّت

--- مسیحی جماعتیں عرب میں نصرانیت کی اشاعت کرنا چاہتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ حج کے اجتماع پر ان کی نظریں لگی ہوئی ہیں، کیونکہ وہ تمام دنیائے اسلام میں کسی تحریک کو پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ابھی مسلمانوں کو اتنا ہوش نہیں آیا کہ وہ حج کے موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اگر ہوش آیا بھی، تو ان کے تنافس اور اغراض پرستی نے اُنہیں ایک مفید ترین اسلامی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہیں دیا، لیکن مسیحی مبلغین کی تیز نگاہوں نے اسے تاڑلیا ہے اور اب وہ قوم اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے جس کے پاس اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے والی قوّت عمل موجود ہے اور جو صرف باتیں ہی نہیں بناتی، بلکہ اُنہیں کر کے بھی دکھا دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسی مسیحی جماعت کے لیے جو لکھوکھا پونڈ سالانہ کی آمدنی رکھتی ہو، سو مبلغوں کا مہیا کرنا اور اُنہیں عرب بھیج دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ مسلمان نہیں ہیں جن کے کاغذوں پر کسی سکیم کا آنا عمل کی دُنیا میں آنے کا کبھی مترادف نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ قوم ہے جو سوچنے کے ساتھ عمل بھی شروع کر دیتی ہے، اس لیے اگر ہم یہ سمجھیں کہ عنقریب اسلام کے مرکز اور گہوارہ میں کفر و بے دینی کا علم بلند ہونے والا ہے، تو یہ کوئی بے جا اندیشہ نہ ہوگا۔

یہ دوسرے ارتداد کا خطرہ ہے جو تیرہ سو برسوں کے بعد عرب میں رونما ہو رہا ہے، اس وقت حضور خاتم النبیینﷺ کی پاک تعلیم کا تازہ تازہ اثر موجود تھا۔ آپ کے تربیت کردہ نفوس قدسی زندہ تھے جو اسلام کی شمع پر پروانوں کی طرح نثار ہونے والے تھے اور سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت سیّدنا ابو بکر صدیقؓ جیسے اولوالعزم صحابی کے ہاتھ میں اقتدار کی باگیں تھیں جنھوں نے اپنے جوشِ ایمانی اور اپنے عزمِ راسخ سے اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور اسے مٹا دیا، مگر افسوس کہ آج ان میں سے کوئی ایک چیز بھی عرب میں موجود نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم اِس حد تک سرد ہو چکی ہے کہ عام اہل بداوہ کو کلمہ پڑھنا اور نماز ادا کرنا تک نہیں آتا۔ صحابہؓ کی قدسی نفس جماعت کی جگہ اب عرب کی کار فرما طاقت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو صرف اپنے نفس کی پرورش کا سامان چاہتے ہیں، خواہ وہ انگریزوں کی غلامی سے حاصل ہو یا اٹلی کی خدمت سے یا ملوک و امراء کی خوشامد سے۔ رہا وہ عزمِ راسخ اور صادقانہ جذبہ خدمت دین جس سے حضرت صدیقؓ کو فتنہ ارتداد کے استیصال کی جرات حاصل ہوئی تھی، سو اس کا ایک شمہ بھی آج کے

ملوکِ عرب میں نظر نہیں آتا۔ ایسی حالت میں سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان بارگاہ ربّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس سرزمین میں نورِ حق کی حفاظت کرے، جس کو ہمیشہ کے لیے کفر و بے دینی سے پاک کردینے کی خدمت اس نے اپنے حبیب ﷺ کے سپرد کی تھی۔ ہم تمام تبلیغی جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس عظیم خطرہ کی طرف توجہ کریں اور گہوارہ اسلام کو اس سے بچانے کی فکر کریں۔ عرب کا ارتداد خاکم بدہن اسلام کے مٹنے کا ہم معنی ہے۔ اس کی روک تھام کرنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے۔

(سہ روزہ "الجمعیتہ"، دہلی - ۲۵ جون ۱۹۲۵ء)